

زری پالیسی کمیٹی کے 23 مئی 2022ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر مرتضیٰ سید	چیئر پرسن اور قائم مقام گورنر بینک دولت پاکستان
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب علی جمیل	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

1- زری پالیسی کمیٹی کو 07 اپریل 2022ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد معیشت کے کلیدی اظہار یوں میں پیش رفتوں کے متعلق آگاہ کرنے کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کو بتایا کہ گذشتہ دو برسوں کے دوران معاشی نمو توقع سے زیادہ مضبوط رہی ہے۔ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو کے لیے پاکستان دفتر شماریات کا عبوری تخمینہ تقریباً 6.0 فیصد ہے، جو اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی کی حد 4.0 تا 5.0 فیصد سے زیادہ ہے۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ نمو میں اس تبدیلی کے محرکات میں تھوک اور خردہ تجارت اور تعلیمی خدمات شامل ہیں۔ عملے نے ایم پی سی کو بتایا کہ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ملکی طلب مسلسل معتدل ہے۔ تاہم اپریل 2022ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت 46 مہینوں کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی، جبکہ سیمنٹ اور گاڑیوں کی فروخت میں ریکارڈ کی درج کی گئی۔

3- مجموعی رسد کے متعلق آگاہ کیا گیا کہ نمو کے لیے حالات سازگار رہے۔ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) نے مارچ 2022ء میں 26.6 فیصد نمو درج کی جس میں برآمدی نوعیت کی ٹیکسٹائل، صارفی غیر پائیدار اشیاء، گاڑیوں اور تعمیرات سے منسلک شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ بحیثیت مجموعی جولائی تا مارچ مالی سال 22ء میں ایل ایس ایم میں 10.4 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

4- زراعت میں تمام اہم فصلوں کے تخمینوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے انہیں بڑھایا گیا، جبکہ مالی سال 22ء میں چاول اور مکئی کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی۔ تاہم، تازہ ترین معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ گندم کی پیداوار میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کمی کا امکان ہے۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ پاکستان میں پیداوار کی سطح اور حقیقی جی ڈی پی (مطلق لحاظ سے) وبا سے پہلے کی سطح تک پہنچ چکی ہیں، اور ایسا دیگر ابھرتی منڈیوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے ہوا ہے۔

5- امکانات پر بحث کرتے ہوئے کمیٹی کو ابھرتے ہوئے خطرات خصوصاً پانی کی قلت، کم بارشوں اور اگلے مالی سال کے لیے کھاد کی بلند قیمتوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب اور سندھ میں قحط جیسی صورت حال ہے، جس کی وجہ سے توقع ہے کہ اگلے مالی سال میں چاول اور کپاس کی پیداوار متاثر ہوگی۔ اس کے ساتھ حالیہ پالیسی اقدامات اور بین الاقوامی مفروضات میں تبدیلیوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال 23ء میں معاشی نمو کی توقع ہے۔ سست رفتاری کا باعث بننے والے عوامل میں توانائی کی بلند قیمتیں، خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت، زری سختی اور میکرو پروڈکشنل ضوابط شامل ہیں جو طلب پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

6- زری مجموعوں میں حالیہ پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ زرو سیج (ایم 2) کی نمو میں خاصی سست رہی ہے جس کی وجوہات میں اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کا تیزی سے سکڑنا، نجی شعبے کے قرضوں میں غیر معمولی اضافے کی وجہ سے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں خاصی توسیع اور بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری میں اضافہ شامل ہیں۔ واجبات کے لحاظ سے بینک کے ڈپازٹس (خصوصاً طلبی ڈپازٹس) میں تیزی سے کمی نے ایم 2 میں مجموعی توسیع کو گزشتہ برسوں کی نسبت کم سطح پر رکھا۔ زر بنیاد میں نمو بھی سال بسال اور مجموعی بنیادوں دونوں لحاظ سے سست رہی اور اس کا سبب اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی تھی، جس نے بازار زر کے سودوں کے ادخالات کے بڑھتے ہوئے اثر اور حکومت اور غیر حکومت (بذریعہ رعایتی قرضہ اسکیمیں) پر اسٹیٹ بینک کے دعووں کی جزوی تلافی کر دی۔

7- مزید برآں، عملے نے بتایا کہ مینوفیکچرنگ اداروں اور خدمات کے منتخب شعبوں کی جانب سے جاری سرمائے کے قرضوں کی مضبوط طلب کی بدولت اپریل 2022ء میں نجی شعبے کے قرضے 22.3 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 8.9 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے۔ بحیثیت مجموعی نجی شعبے کے قرضے یکم جولائی تا 06 مئی مالی سال 22ء کے دوران بڑھ کر 1.30 ٹریلین روپے کی تاریخی سطح تک پہنچ گئے، جو مالی سال 21ء کی اسی مدت کے 420.7 ارب روپے کے مقابلے میں تقریباً تین گنا ہیں۔

8- کمیٹی کو قرضوں میں نمو کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے عملے نے کہا کہ عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت قرضوں کی مسلسل تقسیم، کم لاگت ہاؤسنگ اسکیم (میرا پاکستان میرا گھر) اور گاڑیوں کے قرضوں میں بڑھتی ہوئی دلچسپی نے بھی معین سرمایہ کاریوں اور صارفی قرضوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

9- قرضوں میں نمو کی پیش گوئیوں کے متعلق عملے نے آگاہ کیا کہ تازہ ترین پیش رفتوں اور مالی سال 22ء کے بقیہ مہینوں میں متوقع استعمال کو مد نظر رکھتے ہوئے سال کے لیے قرضوں میں نمو کی پیش گوئی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے بڑھادیا گیا ہے۔ تاہم، مالی سال 23ء میں قرضوں میں توسیع کی رفتار سست ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جو معاشی سرگرمیوں کی متوقع سست رفتاری، زری سختی کے مؤثر اثرات، خام مال کی قیمتوں میں توقع کے مطابق اعتدال اور ٹی ای آر ایف سہولت کے خاتمے کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

10- مالیاتی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے وضاحت کی گئی کہ مالیاتی خسارہ جولائی تا مارچ مالی سال 22ء میں بڑھ کر جی ڈی پی کے 3.8 فیصد تک پہنچ گیا، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 3.0 فیصد تھا۔ اسی طرح، جولائی تا مارچ مالی سال 22ء میں بنیادی توازن 447.2 ارب روپے (جی ڈی پی کا 0.7 فیصد) کے خسارے میں بدل گیا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 451.8 ارب روپے (جی ڈی پی کا 0.8 فیصد) فاضل رہا تھا۔ مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں بگاڑ کا سبب جاری اخراجات میں اضافہ اور غیر ٹیکس محاصل کی سست رفتاری تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 22ء میں زراعت اور گرانٹس گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنے سے بھی زائد اضافے کے ساتھ بڑھ کر ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں کے تقریباً ایک تہائی تک پہنچ گئیں۔ دواسازی کے شعبے کوری فنڈز کی بھاری رقم کی ادائیگی اور پیٹرولیم مصنوعات، کھاد اور کیڑے مار ادویات پر سبز ٹیکس میں کمی کے باوجود جولائی تا اپریل مالی سال 22ء میں ایف بی آر کی جانب سے محصولات کی وصولی میں 28.6 فیصد نمو ہوئی، جو اس کے ہدف کے مقابلے میں 239 ارب روپے زیادہ ہے۔ اسی طرح، مالی سال 22ء میں مالیاتی خسارہ گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جبکہ بنیادی خسارہ بلند رہ سکتا ہے۔ مالی سال 23ء کے ابتدائی تخمینے میں آئی ایم ایف پروگرام بحال ہونے کے بعد مالیاتی یکجائی فرض کرتے ہوئے نشاندہی کی گئی ہے کہ مجموعی مالیاتی خسارے اور بنیادی خسارے دونوں میں کمی متوقع ہے۔ تاہم، ان پیش گوئیوں کا انحصار عوامل پر ہوگا، (i) وفاقی بجٹ، (ii) تیل کی بین الاقوامی قیمتیں، (iii) پالیسی ریٹ میں تبدیلیاں، اور (iv) شرح مبادلہ۔

11- عالمی پیش رفت پر بحث میں زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ جغرافیائی سیاسی غیر یقینی کیفیت کی وجہ سے عالمی معیشتیں دباؤ کا شکار ہیں۔ واضح رہے کہ روس-یوکرین جنگ اور چین میں کووڈ 19 کے وسیع لاک ڈاؤن کی وجہ سے اشیاء سازی اور خدمات دونوں کے لیے پریچنگ منیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) جنوری 2022ء سے گر رہا ہے۔ مزید برآں عملے نے آگاہ کیا کہ عالمی مالیاتی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ بڑھا ہے، جیسا کہ ایس این ڈی کے اتار چڑھاؤ کے انڈیکس (وی آئی ایکس) اور وی ایس ٹی او ایکس ایکس (بنیادی یورو ایس ٹی او ایکس ایکس 50 کے اشاریے پر بالواسطہ تغیر) میں اضافہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس امر پر روشنی ڈالی گئی کہ جغرافیائی سیاسی خطرات اور ترقی یافتہ معیشتوں (اے ای) میں جاری زری سختی کی وجہ سے ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیوں کی قدر گر رہی ہے جس سے ان ممالک میں مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے، اس پر متنازعہ یہ کہ اہم اشیاء کی عالمی قیمتیں بلند ہیں۔

12- پاکستان کے معاملے میں درآمدات بتدریج کم ہو رہی ہیں، جبکہ برآمدات کی نمو زری پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے اپنی رفتار برقرار رکھے ہوئے ہے۔ برآمدات بڑھ کر اپریل 2022ء میں 2.9 ارب ڈالر تک ہو گئیں اور مجموعی طور پر جولائی تا اپریل مالی سال 22ء کے دوران برآمدات 26.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جس میں بلند اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل کی مستحکم کارکردگی کی مدد شامل تھی۔ بلند اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ نہ صرف سازگار عالمی قیمتوں سے بلکہ بڑھتے ہوئے حجم سے بھی وابستہ ہے۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ جہاں اشیاء کی عالمی قیمتیں برآمدات کے تحریک کو سہارا دے رہی ہیں وہیں انہوں نے درآمدات کو بھی بلند سطح پر رکھا ہے۔ چنانچہ بڑھتی ہوئی برآمدات کے اثر کو جولائی تا اپریل مالی سال 22ء کے دوران درآمدات میں 46.5 فیصد کے مجموعی اضافے نے ماند کر دیا۔ خاص طور پر، پٹرولیم گروپ کے تحت اجزاء کی مثبت نمو (بلحاظ حجم) تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کے باعث درآمدی نمو کو بڑھا رہا ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات پر بات کرتے ہوئے یہ نوٹ کیا گیا کہ مالی سال 22ء کے دوران رقوم کی آمد کی رفتار برقرار رہی اور اپریل 2022ء میں ترسیلات 3.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو ایک تاریخی ماہانہ بلندی ہے۔ اس اضافے کی اہم وجہ بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی بڑی تعداد اور رسمی ڈیجیٹل ذرائع کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔

13- کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ پچھلے تین مہینوں میں معتدل ہوا ہے۔ تاہم، کمزور سرکاری اور نجی رقوم کی وجہ سے مالی کھاتوں کا توازن دباؤ میں رہا۔ زری پالیسی کے گزشتہ دور کے بعد سے مالی کھاتے سے مارچ تا اپریل مالی سال 22ء کے دوران 3.8 ارب ڈالر کا بڑا اور خالص اخراج درج کیا گیا ہے۔ مزید برآں، چین سے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں جولائی تا اپریل مالی سال 22ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت تقریباً 50 فیصد کمی واقع ہوئی۔

14- کمیٹی کو مالی سال 22ء کے لیے بیرونی شعبے کے منظر نامے سے آگاہ کرتے ہوئے نوٹ کیا گیا کہ برآمدات کی رفتار برقرار رہنے کی توقع ہے جس میں بڑا حصہ عالمی طلب میں بہتری سے آئے گا، خاص طور پر ٹیکسٹائل کے لیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اشیاء کی عالمی قیمتیں بالخصوص تیل کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے درآمدات بھی بلند سطح پر رہنے کی توقع ہے۔ مجموعی طور پر مالی سال 22ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے تقریباً 4.0 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، حکومت کی طرف سے درآمدات کم کرنے کی حالیہ کوششوں کی وجہ سے، پالیسی ریٹ میں اضافے اور شرح مبادلہ کی قدر گرنے کی وجہ سے مالی سال 23ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ کم ہونے کی توقع ہے۔ زری پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے ترسیلات زر کا منظر نامہ بڑی حد تک جوں کا توں ہے۔

15- مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفت پر بحث میں بتایا گیا کہ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اپریل 2022ء میں سال بسال 13.4 فیصد تک بڑھ گئی، جس کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مالی سال 22ء کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 11.04 فیصد ہو گئی ہے جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 8.62 فیصد تھی۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ اپریل 2022ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں 1.6 فیصد ماہانہ اضافہ ہوا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ گزشتہ دو مہینوں میں مہنگائی میں اضافہ بنیادی طور پر خوراک اور قومی مہنگائی میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ شہری اور دیہی علاقوں میں اوسط قومی مہنگائی بھی اپریل 2022ء میں سال بسال بڑھ کر 9.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ یہ توانائی اور خوراک کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے دورانی کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔

16- اپریل 2022ء میں اشیائے خورد و نوش کی مہنگائی میں اضافہ بنیادی طور پر اس وجہ سے ہوا کہ ایک تو رمضان کا غصہ تھا، دوسرے موسم گرما کے نسبتاً جلد آغاز نے کچھ تلف پذیر اشیاء کی شیف لائف کو مختصر کر دیا تھا۔ گذشتہ حکومت کے سبڈی پیکج کے نتیجے میں اپریل 2022ء کے دوران ایندھن اور بجلی کی قیمتیں مستحکم رہیں تاہم توانائی کی مہنگائی سال بسال بنیاد پر اب بھی 15.0 فیصد کی بلند سطح پر ہے۔

17- معاشی منظر نامے پر بحث میں زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ مالی سال 22ء کی صارف اشاریہ قیمت اوسط قومی مہنگائی اب اسٹیٹ بینک کی 9 سے 11 فیصد پیش گوئی کی بالائی حد سے تجاوز کر جائے گی۔ مالی سال 23ء میں پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی اور ایندھن پر جی ایس ٹی کو معمول پر لانے کے علاوہ ایندھن اور بجلی پر زر اعانت کو معقول بنانے کی وجہ سے مہنگائی بلند رہنے کی توقع ہے۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

18- زری پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ شینہ بین البینک ریپورٹ 12.47 فیصد (اوسطاً) رہا، جبکہ ہدفی پالیسی ریٹ 12.25 فیصد تھا۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخالات میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔ 7 اپریل 2022ء تا 19 مئی 2022ء کے درمیان بازار زر کے سودوں کے واجبات کی خالص یومیہ اوسط بڑھ کر 3.3 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی۔

19- مزید یہ غور کیا گیا کہ اپریل 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی منڈی کی یافتوں میں بھرپور اضافہ ہوا ہے۔ ابتدائی نیلامیوں میں بلند قطع شروحوں کی مناسبت سے سرمایہ تا ایک سال کی مدتوں کے حامل تسکات میں اضافہ زیادہ نمایاں رہا۔ نیلامیوں میں پیشکش کردہ رقوم وفاقی حکومت کے اہداف سے بلند رہیں، حتیٰ کہ بڑی حد تک پی آئی بیز میں بھی۔ مزید یہ کہ پاکستان کے یورو بانڈز کی قیمتوں میں بھی کمی آئی۔ جو مارچ 2022ء کے اداسل میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے دشوار معاشی ماحول اور ملک میں سیاسی غیر یقینی اور بیرونی کھاتے پر بڑھتے دباؤ کا نتیجہ ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ اگرچہ ہم سر ممالک کے ریاستی بانڈز کی قیمتوں میں بھی کمی آئی ہے، تاہم، پاکستان کے معاملے میں یہ کمی زیادہ نمایاں اور تسلسل کے ساتھ ہوتی رہی۔

20- مزید یہ بتایا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 6.0 فیصد کم ہو چکی ہے۔ بنیادی طور پر اسے ڈالر کی قدر میں عالمی اضافے، اجناس کی بلند قیمتوں اور ملکی پالیسی کی غیر یقینی طوالت سے منسوب کیا گیا۔ آخر، گذشتہ ماہ روپے کی زبردیری میں اضافے کی بھی نشاندہی کی گئی ہے، جو اب دیگر اہم کرنسیوں کی زبردیری سے مطابقت رکھتی ہے۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

21- عملے نے کمیٹی کو ماڈل کے کلیدی مفروضوں سے آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے لیے مہنگائی کی حالیہ پوائنٹ فور کاسٹ میں معمولی اضافہ کیا گیا، جس کی وجہ یہ ہیں: (i) اپریل میں عمومی اور قومی مہنگائی کا توقع سے زائد اندراج، (ii) روپے / ڈالر کی پیرٹی میں حالیہ کمی کی منتقلی اور اس کی متوقع راہ، اور (iii) زر اعانت کے مکمل خاتمے کا مفروضہ اور یکم جولائی 2022ء سے نافذ العمل پیٹرولیم مصنوعات کی انتظامی قیمتوں میں پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی اور جی ایس ٹی کی بتدریج بحالی۔ یہ عوامل مہنگائی کا وسط مدتی تخمینہ بڑی حد بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔

22- کمیٹی نے ہدف سے متعلق مہنگائی کے مشروط وسط مدتی تخمینے اور متعلقہ پالیسی شرح سود پر بھی تبادلہ خیال کیا، جو مہنگائی کو وسط مدت میں 5 تا 7 فیصد تک لانے کے لیے ماڈل میں تجویز کیا گیا تھا۔ موجودہ معلومات کی بنیاد پر ماڈل میں پالیسی ریٹ میں بڑے اضافے اور اسے سابقہ تخمینے کی مدت سے زیادہ عرصے تک بلند سطح پر رکھنے کی تجویز دی

گئی۔ جس سے آئندہ آٹھ سہ ماہیوں میں مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد تک لانے میں مدد ملے گی۔ عملے نے تیل کی عالمی قیمتوں اور م س 23ء میں روپے / ڈالر کی پیرٹی پر حالیہ سیاسی غیر یقینی کی صورت حال میں بہتری کے اثرات کے حوالے سے متبادل مفروضوں کی بنیاد پر مفروضہ جاتی تجزیہ بھی پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زری پالیسی کے حوالے سے نتائج

23۔ عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ مئی 2022ء کے دوسرے ہفتے میں اعتماد صارف سروے اور اپریل 2022ء کے دوسرے ہفتے میں اعتماد کاروبار سروے کا انعقاد کیا گیا۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ حالیہ سروے میں صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کے اعتماد میں تھوڑی سی بہتری آئی ہے۔ چنانچہ، صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کے حوالے سے قلیل مدتی توقعات میں معمولی کمی آگئی ہے۔

24۔ بعد ازاں، عملے نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے ”دیگر فورکاسٹر سروے“ کے نتائج سے آگاہ کیا۔ یہ غور کیا گیا کہ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو بلند ترین امکانیت کے ساتھ 4.0 تا 4.9 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کے دوران اوسط مہنگائی کا 11.0 تا 11.9 فیصد کی حد میں رہنے کا قوی امکان ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ زری پالیسی کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں زیادہ تر فورکاسٹر ز اور ماہرین کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع ہے۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

25۔ زری پالیسی کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی ریٹ میں 150 بی پی ایس اضافے کا فیصلہ کیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ میں 150 بی پی ایس کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان 23 مئی 2022ء منظور کیا جاتا ہے۔